101257 ـ موبائل يا ويڈيو كيمره كے ساتھ تصوير بنا كر كمپيوٹر ميں منتقل كرنا حكم

سوال

ويڈيو اور فوٹو گرافى كے متعلق ميرے دو سوال ہيں:

كيا ويڈيو يا فوٹو كو كمپيوٹر يا كسى بھى الكٹرانك آلہ پر پيش كرنا تصوير شمار ہوتا ہے ؟

اور اگر تصوير نہيں تو كيا انہيں ديكھنے كے ليے كوئى شرطيں ہيں ؟

كيا آپ مجھے اسے جائز اور ناجائز قرار دينے والے علماء كرام كے ناموں كى لسٹ فراہم كر سكتے ہيں، اس ميں دلائل كا بھى اضافہ ہونا چاہيے ؟

اس موضوع كے متعلق ميں نے آپ كے بہت سارے جوابات كا مطالعہ كيا ہے، ليكن ميں ابھى تك حيران ہوں، اس ليے اس سوال كا جواب دينے پر ميں آپ كا ممنون و مشكور رہونگا.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

انسان، پرندے اور حيوان وغيرہ ذى روح كى تصاوير بنانى حرام ہے، چاہے يہ فوٹو گرافى اور كيمرہ كے ذريعہ ہى ہو، علماء كرام كا صحيح قول يہى ہے، مزيد آپ سوال نمبر (10668) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

وہ تصاوير حرام ہيں جو ثابت اور پرنٹ شدہ ہوں اور نظر آئيں جنہيں محفوظ كرنا ممكن ہو، ليكن وہ تصاوير جو ٹيلى ويژن يا ويڈيو يا موبائل ميں سكرين پر ظاہر ہوتى ہيں وہ حرام تصاوير كا حكم نہيں ركھتيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" موجودہ نئے طريقہ سے تصوير كى دو قسميں ہيں:

پہلى قسم:

نہ تو اس تصوير كا كوئى مشہد ہو اور نہ ہى مظہر، جيسا كہ مجھے ويڈيو كى ريل ميں موجود تصاوير كے متعلق بتايا گيا ہے، تو اس كو مطلقا كوئى حكم حاصل نہيں، اور نہ ہى مطلقا يہ حرمت ميں داخل ہوتا ہے، اس ليے جو علماء

کاغذ پر فوٹو گرافی سے منع کرتے ہیں ان کا کہنا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں، حتی کہ یہ سوال کیا گیا:

آیا مساجد میں دیے جانے والے دروس اور لیکچر کی تصویر بنانی جائز ہے ؟

تو اس کے جواب میں رائے یہی تھی کہ ایسا نہ کیا جائے، کیونکہ ہو سکتا ہے یہ چیز نمازیوں کے لیے تشویش کا باعث ہو، اور ہو سکتا ہے منظر بھی لائق نہ ہو.

دوسری قسم:

کاغذ پر موجود تصویر.......

لیکن یہ دیکھنا باقی ہے کہ: جب انسان مباح تصویر بنانا چاہے، تو اس میں مقصد کے اعتبار سے پانچ احکام جاری ہونگے، لہذا اگر اس نے کسی حرام چیز کا قصد کیا تو یہ حرام ہوگی، اور اگر اس سے واجب مقصود ہو تو یہ واجب ہے، کیونکہ بعض اوقات تصویر واجب ہو جاتی ہے، اور خاص کر متحرك تصویر، مثلا جب ہم دیکھیں کہ کوئی شخص جرم کر رہا اور اس جرم کا تعلق حقوق العباد سے ہے یعنی وہ کسی کو قتل کر رہا ہے اور ہم اس کو تصویر کے بغیر ثابت ہی نہیں کر سکتے، تو اس وقت تصویر بنانی واجب ہوگی.

اور خاص کر ان مسائل میں جو معاملات کو مکمل کنٹرول کرتے ہیں، کیونکہ وسائل کو احکام مقاصد حاصل ہیں، اگر ہم اس خوف اور خدشہ کی بنا پر یہ تصویر بنائیں کہ کہیں مجرم کے علاوہ کسی اور کو اس جرم میں نہ پھنسا دیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ تصویر بنانا مطلوب ہو گا، اور اگر تفریح کی بنا پر تصویر بنائی جائے تو بلاشك و شبہ یہ حرام ہے. انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 197).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا کیمرہ یا ٹیلی ویژن کی تصویر جائز ہے، اور کیا ٹی وی دیکھنا خاص کر خبریں دیکھنا جائز ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" کیمرہ یا دوسرے آلات تصویر کے ساتھ ذی روح کی تصویر اتارنی جائز نہیں، اور نہ ہی ذی روح کی تصاویر باقی رکھنا جائز ہیں، صرف ضرورت والی مثلا شناختی کارڈ یا پاسپورٹ والی تصویر اتروانی اور اسے رکھنا جائز ہے، کیونکہ اس کی ضرورت ہے.

لیکن ٹی وي ایك ایسا آلہ ہے جسے فی نفسہ کوئی حکم حاصل نہیں، لیکن اس کے استعمال کے اعتبار سے حکم ہو، اس لیے اگر تو یہ حرام یعنی گانے اور گندی فلمیں اور ڈرامے دیکھنے، اور پرفتن تصاویر دیکھنے، اور جھوٹ و بہتنا الحاد اور حقیقت کو توڑ موڑ کر بیان کرنے اور فتن و فساد کو ابھارنے والے پروگرام دیکھنے کے استعمال ہو تو یہ حرام ہے.

اور اگراسے خیر و بھلائی مثلا قرآن مجید کی تلاوت اور حق بیان کرنے اور امر بالمعروف و النہی عن المنکر جیسے پروگرام دیکھنے میں استعمال کیا جائے تو یہ جائز ہے.

اور اگر اسے دونوں قسم کے پروگراموں کے لیے استعمال کیا جائے تو پھر اسے حرام کا حکم ہی دیا جائیگا، چاہے دونوں چیزیں برابر ہوں، یا پھر برائی والی جانب غالب ہو" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (1 / 458).

حاصل یہ ہوا کہ: ویڈیو یا موبائل سے تصویر لے کر اسے کمپیوٹر وغیرہ دوسرے آلات میں داخل کرنا حرام تصویر کے حکم میں نہیں آتا.

سوم:

اور ویڈیو یا کمپیوٹر یا موبائل میں موجود تصاویر کو دیکھنے کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ: اگر یہ تصاویر حرام پر مشتمل نہ ہوں تو انہیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں، حرام کی مثال یہ ہے کہ: مرد غیر محرم عورتوں کی تصویریں دیکھیں، یا پھر عورت کا عورتوں کی ایسی تصاویر دیکھنا جو پرفتن اعضاء ننگے کیے ہوں، یا پھر ان تقریبات اور محفلوں کی تصاویر دیکھنا جس میں مرد و عورت کا اختلاط ہو، اور فتنہ پھیلے، کیونکہ اسے دیکھنا حرام ہے، اور اسی طرح جب ویڈیو میں موسیقی اور گانا بجانا شامل ہو تو بھی دیکھنا حرام ہے.

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" ٹی وی یا ویڈیو کے ذریعہ تصویر دیکھنا بھی برائی میں شامل ہے، ان پرفتن تصاویر کو دیکھنا اور اسے دیکھ راحت محسوس کرنا بھی برائی ہے، وہ تصاویر ویڈیو اور ٹی وی وغیرہ کے ذریعہ فلموں میں دکھائی جاتی ہیں، جن میں بےپردہ عورتیں پیش کی جاتی ہیں، اور خاص کر وہ فلمیں جو دوسرے ممالك سے پیش کی جاتی ہیں، اور جسے آج کل ڈش کہا جاتا ہے کے ذریعہ براہ راست پیش کیا جا رہا ہے اللہ کی قسم یہ فتنہ ہے.

ایسا فتنہ کہ جو بھی ان تصاویر کو دیکھتا ہے خطرہ ہے کہ اس فاحشہ اور زانی کی تصویر اس کے دل میں گھر کر جائے، یا پھر اس کی آنکھوں کے سامنے سکرین پر جو فحش کام ہو رہا ہے دیکھنے والا اس تك پہنچنے کا طریقہ

ڈھونڈتا پھرے، اور اپنی شہوت پوری کرے بغیر کوئی چارہ نہ ہو اور وہ خواہشات میں پڑ جائے، جو فحش کام میں پڑنے کا سبب اور باعث بنے.

تو جب وہ یہ تصاویر دیکھ رہا ہے اس وقت اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا چاہے وہ تصویر ہاتھ سے بنی ہوں یا پھر اخبارات اور میگزین میں چھپی ہوئی ہوں، یا پھر براہ راست ڈش پر دکھائی جا رہی ہو، یا پھر فلموں وغیرہ میں پیش کی جا رہی ہوں.

یہ گناہ و معاصی اور حرام کام بہت زیادہ پھیل چکے ہیں، اور اس کی کثرت ہو چکی ہے، اور یہی نہیں بلکہ یہ دوسرے فحش کام کی بھی دعوت دیتا ہے، جب عورت ان غیر محرم مردوں کو دیکھتی ہے تو پھر اس کا دل فحاشی کی طرف مائل ہونے لگےگا.

اور جب عورت ان بےپرد اور فاحشہ عورتوں کئی قسم کے فتنہ و فساد میں پڑی ہوئی عورتوں کو دیکھے گی تو خطرہ ہے کہ دوسری عورتیں اس کی نقل کرتے ہوئے وہ بھی ایسا کرینگی، تو یہ عورت خیال کریگے کی وہ ان عورتوں سے زیادہ عقلمند ہے، اور اس سے طاقت و قوت میں بہتر ہے، تو یہ اس کے حیاء کا پردہ اتارنے کا باعث بن جائے اور اپنا چہرہ ننگا کر بیٹھے، اور اپنی زیبائش و زینت اجنبی اور غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنے لگے، اور فتنہ و خرابی کا باعث بن جائے، اس سے بڑھ کر اور کیا فتنہ ہو گا " انتہی

ماخوذ از: شیخ ابن جبرین کی ویب سائٹ.

شیخ نے جو کچھ ٹی وی کے بارہ میں کہا ہے ویڈیو کے بارہ میں بھی وہی کہا جائیگا.

واللہ اعلم .